ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی ہونہار طالبہ عائشہ صدیقہ کا ریاضی اولمپیاڈ میں ضلع بھر میں پہلا نمبر

کمسن ہونہار نے ہر روز تین گھنٹے مشق کی، والد کی ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں

□ صفحہ 4 پر بھی پڑھیں

ضلع کونسل کے ہال میں ہفتے کی صبح ایک ایسا منظر دیکھنے کو ملا جو برسوں یاد رکھا جائے گا۔ ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی دسویں جماعت کی طالبہ عائشہ صدیقہ نے ضلع بھر کے 2340 طلبہ و طالبات کے درمیان ہونے والے ریاضی اولمپیاڈ میں پہلا نمبر حاصل کیا۔ وہ 100 میں سے 97 نمبر لے کر پہلے نمبر پر رہی۔ دوسرا اور تیسرا نمبر بھی لڑکیوں ہی نے حاصل کیا۔ ہال میں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی، کیونکہ عائشہ کے والد ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں۔

عائشہ کا تعلق محلہ کمہاراں کی ایک تنگ گلی سے ہے۔ اس کے گھر میں صرف ایک کمرہ ہے جس میں چھ افراد رہتے ہیں۔ اس کی والدہ نسرین بی بی نے بتایا کہ بیٹی رات کو دیر تک لالٹین کی روشنی میں پڑھتی رہتی تھی، کیونکہ بجلی اکثر لوڈشیڈنگ کی نذر رہتی ہے۔ ’’ہم نے کبھی اس سے نہیں کہا کہ پڑھو، وہ خود اپنے آپ کو مجبور کرتی تھی۔ ہمارے پاس ٹیوشن کے پیسے نہیں تھے، اس نے سب کچھ اپنی محنت سے کمایا ہے۔‘‘

عائشہ کی استاد مس فرحانہ جبیں نے بتایا کہ وہ پہلی طالبہ تھی جو ہر روز اسکول کھلنے سے پہلے اور چھٹی کے بعد ایک گھنٹہ اضافی مشق کرتی تھی۔ ان کے مطابق عائشہ کا سب سے بڑا ہتھیار اس کی یادداشت اور صبر ہے۔ ’’وہ سوال کو رٹتی نہیں، اسے سمجھتی ہے، اسی لیے کوئی بھی نیا سوال اس کے لیے مشکل نہیں رہتا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ عائشہ کی فیس اور کتابوں کا خرچ ادارہ برداشت کرے گا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ڈی ای او) ڈاکٹر شاہدہ پروین نے اعلان کیا کہ عائشہ کو صوبائی سطح کے مقابلے کے لیے ضلع کی ٹیم کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلع کونسل نے اس کے لیے 50 ہزار روپے کا نقد انعام اور ایک سائیکل کا تحفہ دینے کا اعلان کیا۔ ڈی ای او نے کہا: ’’ہمارے بچے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں امتحان دیتے ہیں، لیکن ایسی کہانیاں کم ہی سامنے آتی ہیں۔ عائشہ ہمارے لیے ایک مثال ہے۔‘‘

عائشہ خود کہتی ہے کہ وہ بڑی ہو کر ریاضی کی استاد بننا چاہتی ہے تاکہ اپنے محلے کے دوسرے بچوں کو مفت پڑھا سکے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب بھی مشکل سوال سامنے آتا ہے، وہ اپنے والد کو یاد کرتی ہے جو سردی میں بھی صبح پانچ بجے اٹھ کر کام پر نکل جاتے ہیں۔ ’’اگر وہ اتنی محنت کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں؟‘‘ یہ جملہ ہال میں موجود ہر شخص کے دل پر نقش ہو گیا۔

(صفحہ اوّل کی مزید خبریں)

ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی ہونہار طالبہ عائشہ صدیقہ ریاضی اولمپیاڈ میں ضلع بھر میں پہلا نمبر لینے لگی

کمسن ہونہار ہر روز تین گھنٹے مشق کرتی ہے، والد ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں

ضلع کونسل کے ہال میں ہفتے کی صبح ایک ایسا منظر دیکھنے کو ملا جو برسوں یاد رکھا جائے گا۔ ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی دسویں جماعت کی طالبہ عائشہ صدیقہ نے ضلع بھر کے 2340 طلبہ و طالبات کے درمیان ہونے والے ریاضی اولمپیاڈ میں پہلا نمبر حاصل کیا۔ وہ 100 میں سے 97 نمبر لے کر پہلے نمبر پر رہی۔ دوسرا اور تیسرا نمبر بھی لڑکیوں ہی نے حاصل کیا۔ ہال میں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی، کیونکہ عائشہ کے والد ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں۔

عائشہ کا تعلق محلہ کمہاراں کی ایک تنگ گلی سے ہے۔ اس کے گھر میں صرف ایک کمرہ ہے جس میں چھ افراد رہتے ہیں۔ اس کی والدہ نسرین بی بی نے بتایا کہ بیٹی رات کو دیر تک لالٹین کی روشنی میں پڑھتی رہتی تھی، کیونکہ بجلی اکثر لوڈشیڈنگ کی نذر رہتی ہے۔ ’’ہم نے کبھی اس سے نہیں کہا کہ پڑھو، وہ خود اپنے آپ کو مجبور کرتی تھی۔ ہمارے پاس ٹیوشن کے پیسے نہیں تھے، اس نے سب کچھ اپنی محنت سے کمایا ہے۔‘‘

عائشہ کی استاد مس فرحانہ جبیں نے بتایا کہ وہ پہلی طالبہ تھی جو ہر روز اسکول کھلنے سے پہلے اور چھٹی کے بعد ایک گھنٹہ اضافی مشق کرتی تھی۔ ان کے مطابق عائشہ کا سب سے بڑا ہتھیار اس کی یادداشت اور صبر ہے۔ ’’وہ سوال کو رٹتی نہیں، اسے سمجھتی ہے، اسی لیے کوئی بھی نیا سوال اس کے لیے مشکل نہیں رہتا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ عائشہ کی فیس اور کتابوں کا خرچ ادارہ برداشت کرے گا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ڈی ای او) ڈاکٹر شاہدہ پروین نے اعلان کیا کہ عائشہ کو صوبائی سطح کے مقابلے کے لیے ضلع کی ٹیم کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلع کونسل نے اس کے لیے 50 ہزار روپے کا نقد انعام اور ایک سائیکل کا تحفہ دینے کا اعلان کیا۔ ڈی ای او نے کہا: ’’ہمارے بچے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں امتحان دیتے ہیں، لیکن ایسی کہانیاں کم ہی سامنے آتی ہیں۔ عائشہ ہمارے لیے ایک مثال ہے۔‘‘

عائشہ خود کہتی ہے کہ وہ بڑی ہو کر ریاضی کی استاد بننا چاہتی ہے تاکہ اپنے محلے کے دوسرے بچوں کو مفت پڑھا سکے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب بھی مشکل سوال سامنے آتا ہے، وہ اپنے والد کو یاد کرتی ہے جو سردی میں بھی صبح پانچ بجے اٹھ کر کام پر نکل جاتے ہیں۔ ’’اگر وہ اتنی محنت کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں؟‘‘ یہ جملہ ہال میں موجود ہر شخص کے دل پر نقش ہو گیا۔

(صفحہ اوّل کی مزید خبریں)

ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی ہونہار طالبہ عائشہ صدیقہ ریاضی اولمپیاڈ میں ضلع بھر میں پہلا نمبر لینے لگی

کمسن ہونہار ہر روز تین گھنٹے مشق کرتی ہے، والد ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں

ضلع کونسل کے ہال میں ہفتے کی صبح ایک ایسا منظر دیکھنے کو ملا جو برسوں یاد رکھا جائے گا۔ ہائی اسکول چوہدری محمد شفیع کی دسویں جماعت کی طالبہ عائشہ صدیقہ نے ضلع بھر کے 2340 طلبہ و طالبات کے درمیان ہونے والے ریاضی اولمپیاڈ میں پہلا نمبر حاصل کیا۔ وہ 100 میں سے 97 نمبر لے کر پہلے نمبر پر رہی۔ دوسرا اور تیسرا نمبر بھی لڑکیوں ہی نے حاصل کیا۔ ہال میں موجود ہر آنکھ اشکبار تھی، کیونکہ عائشہ کے والد ریڑھی پر کتابیں بیچتے ہیں۔

عائشہ کا تعلق محلہ کمہاراں کی ایک تنگ گلی سے ہے۔ اس کے گھر میں صرف ایک کمرہ ہے جس میں چھ افراد رہتے ہیں۔ اس کی والدہ نسرین بی بی نے بتایا کہ بیٹی رات کو دیر تک لالٹین کی روشنی میں پڑھتی رہتی تھی، کیونکہ بجلی اکثر لوڈشیڈنگ کی نذر رہتی ہے۔ ’’ہم نے کبھی اس سے نہیں کہا کہ پڑھو، وہ خود اپنے آپ کو مجبور کرتی تھی۔ ہمارے پاس ٹیوشن کے پیسے نہیں تھے، اس نے سب کچھ اپنی محنت سے کمایا ہے۔‘‘

عائشہ کی استاد مس فرحانہ جبیں نے بتایا کہ وہ پہلی طالبہ تھی جو ہر روز اسکول کھلنے سے پہلے اور چھٹی کے بعد ایک گھنٹہ اضافی مشق کرتی تھی۔ ان کے مطابق عائشہ کا سب سے بڑا ہتھیار اس کی یادداشت اور صبر ہے۔ ’’وہ سوال کو رٹتی نہیں، اسے سمجھتی ہے، اسی لیے کوئی بھی نیا سوال اس کے لیے مشکل نہیں رہتا۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ عائشہ کی فیس اور کتابوں کا خرچ ادارہ برداشت کرے گا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ڈی ای او) ڈاکٹر شاہدہ پروین نے اعلان کیا کہ عائشہ کو صوبائی سطح کے مقابلے کے لیے ضلع کی ٹیم کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ضلع کونسل نے اس کے لیے 50 ہزار روپے کا نقد انعام اور ایک سائیکل کا تحفہ دینے کا اعلان کیا۔ ڈی ای او نے کہا: ’’ہمارے بچے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں امتحان دیتے ہیں، لیکن ایسی کہانیاں کم ہی سامنے آتی ہیں۔ عائشہ ہمارے لیے ایک مثال ہے۔‘‘

عائشہ خود کہتی ہے کہ وہ بڑی ہو کر ریاضی کی استاد بننا چاہتی ہے تاکہ اپنے محلے کے دوسرے بچوں کو مفت پڑھا سکے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب بھی مشکل سوال سامنے آتا ہے، وہ اپنے والد کو یاد کرتی ہے جو سردی میں بھی صبح پانچ بجے اٹھ کر کام پر نکل جاتے ہیں۔ ’’اگر وہ اتنی محنت کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں؟‘‘ یہ جملہ ہال میں موجود ہر شخص کے دل پر نقش ہو گیا۔

(صفحہ اوّل کی مزید خبریں)